سوال

(285) موسیقی اور گانے بجانے کے لیے ڈیک تیار کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارا کاروبار ساؤنڈ سسٹم سے متعلق ہے، سپیکر وغیرہ تیار کر کے لوگوں کو فراہم کرتے ہیں، ہمارے پاس ایک گاہک آتا ہے وہ گانے بجانے اور موسیقی کے لیے ڈیک وغیرہ تیار کرنے کا آرڈر دیتا ہے، کیا ایسا کاروبار جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

قرآن کریم میں ہے : ’’جو کام نیکی اور تقویٰ پر مبنی ہیں، ان میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور جو کام گناہ اور زیادتی پر مشتمل ہیں، ان میں کسی سے تعاون نہ کرو۔‘‘[1] یہ آیت کریمہ ہمارے لیے مشعل راہ ہے اور سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے کہ ہمیں ایسے کاروبار نہیں کرنے چاہئیں جو گناہ اور اللہ کی نافرمانی پر مبنی ہیں۔

صورت مسؤلہ میں سپیکر وغیرہ تیار کرنا ذاتی طور پر کوئی برا کام نہیں لیکن اگر کوئی دیدہ دانستہ طور پر کہتا ہے کہ مجھے موسیقی اور گانے بجانے میں سپیکر وغیرہ کو استعمال کرنا ہے تو ایسے شخص سے تعاون نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی اسے اس کے آرڈر کے مطابق سامان تیار کر کے دینا چاہیے۔

شراب عموماً انگور، گنا، کھجور وغیرہ سے تیار کی جاتی ہے حالانکہ یہ سب چیزیں بذات خود حلال ہیں، اگر یہ حلال چیزیں شراب کشید کرنے کے لیے استعمال کی جائیں گی تو اس حرام مقصد کے لیے ان کی خرید و فروخت بھی حرام ہوگی۔ اسی طرح اگر کوئی شراب نوشی یا کسی بھی دوسرے حرام کام کے لیے اپنی دکان کرایہ پر دیتا ہے یا انہیں جگہ مہیا کرتا ہے یا سودی کاروبار کے لیے مکان فراہم کرتا ہے تو وہ بھی برابر کا مجرم ہے اور تعاونو علی الاثم والعدوان کے ضمن میں آتا ہے۔ اس اصل کے مطابق ہر وہ بیع ناجائز اور حرام ہے جو کسی حرام یا غلط مقصد کے لیے کی جائے۔ چنانچہ ایک جگہ میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ وقتال کے ایام میں اسلحہ کی خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے۔[2]

بہر حال ایسے غلط مقاصد کے لیے اشیا فراہم کرنا، گناہ اور زیادتی کے کاموں میں تعاون کرنا ہے، اس لیے ایسے کاروبار سے اجتناب کرنا چاہیے۔ اگر کوئی بتائے بغیر سودا لے جاتا ہے پھر اسے غلط استعمال کرتا ہے تو اس میں فروخت کنندہ کا کوئی گناہ نہیں۔ البتہ اسے علم ہے کہ میری فروخت کردہ چیز کو غلط مقاصد کے لیے استعمال کرنا ہے تو اسے اس کے متعلق غور و فکر کرنا چاہیے اور ایسے شخص کو اپنا تعاون پیش نہ کرے جو غلط کار اور دھوکے باز ہو۔ (واللہ اعلم)

---

[1] المائدہ: ۲۔

[2] بیہقی، ص۳۲۷، ج۵۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:264

محدث فتویٰ